کے بعد ایک معاہدہ عمل میں آیا۔

گذشتہ ہفتے کی ملاقات میں جان پال نے لبنان کے دورے کی خواہش کا اعادہ کیا، اور مشرقِ وسطیٰ میں "ہر فرد اور برادری کے حقوق کے مکمل احترام پر مبنی امن اور انصاف" کی اپنی اپیل کو دہرایا۔ عرب وزرائے خارجہ نے اپنے جواب میں اس بات پر زور دیا کہ ویٹیکن کی یہ کوششیں اس وقت اہمیت کی حامل ہوں گی جب چرچ 1989ء میں عرب لیگ کے معاہدہ طائف میں کسی قسم کی ترمیم کی تجویز پیش نہ کرے۔ جس میں لبنان کے باہم دیگر مخالف فریقوں کے درمیان طاقت کا ایک نیا توازن قائم کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔

ویٹیکن کی امن کوششوں کو مشروط طور پر منظور کرنے پر یہ خیال ظاہر کیا جاتا ہے کہ مشرقِ وسطیٰ میں مصالحت کے لیے مقدس باپ کی حالیہ تیز رفتار سرگرمی میں کمی واقع ہوجائے گی۔ اس کی ایک وجہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا یہ فیصلہ بھی ہے کہ وہ تنظیم آزادیٔ فلسطین کے ساتھ اپنا مکالمہ منقطع کررہا ہے۔

ماہ رواں کے شروع میں روم سے ملنے والی اطلاعات سے ظاہر ہوتا تھا کہ پوپ پال مشرقِ وسطیٰ کے لیے اپنی ڈپلومیٹک سرگرمی میں اضافہ کررہے ہیں۔ اس ضمن میں سب سے زیادہ حوصلہ مندانہ پروگرام عربوں کی منظوری سے امن کانفرنس کا انعقاد ہے۔ جبکہ یروشلم میں اسرائیلی حکومت سے اس کی اجازت لینا ابھی باقی ہے۔ تاہم بیروت میں آرچ بشپ پبلو پوئنٹ نام نہاد "پاکس ویٹکانا (PAX VATICANA) اس منصوبے کے تعاقب میں لگے ہوئے ہیں۔

ڈبلیو سی سی کی ساتویں اسمبلی کا ابتدائی اجلاس برائے مشرقِ وسطیٰ

ورلڈ کونسل آف چرچز کی ساتویں اسمبلی کے مشرقِ وسطیٰ کے مندوبین مئی 1989ء میں مصر کی وادیٔ النطرون کی قدیم انبا بشوائے خانقاہ میں جمع ہوئے۔ اس اجتماع کا مقصد اسمبلی کے اس اجلاس کی تیاریوں کا جائزہ لینا تھا جو فروری 1991ء میں آسٹریلیا کے شہر کینبرا میں منعقد ہوگا۔

پانچ ملکوں سے تعلق رکھنے والے ایسٹرن اور اورینٹل آرتھوڈوکس اور پروٹسٹنٹ/ایپسکوپل چرچوں کے 25 مندوبین نے اجتماع میں شرکت کی اور کینبرا کے اجتماع

میں علاقائی تعاون کے اظہار کے لیے اہل ثروت اور ڈبلیوسی سی سٹاف کے ممبران کو مربوط کیا۔ اجلاس کا اہتمام ڈبلیوسی سی کی مڈل ایسٹ ٹاسک فورس اور مصر کے چرچوں نے مشترکہ طور پر کیا۔ جبکہ کاپٹک آرتھوڈوکس چرچ نے میزبانی کے فرائض اور پوپ شنودا سوئم نے افتتاحی کلمات ادا کیے۔

کینبرا میں ڈبلیوسی سی کے اجتماع میں مشرقِ وسطیٰ کے اکثر مندوبین پہلی دفعہ شرکت کریں گے۔ چنانچہ ابتدائی اجلاس کا کچھ حصہ ڈبلیوسی سی کے خدوخال، ڈھانچے، اس کی سرگرمیوں اور شہادت کے بارے میں ایک دوسرے کو اطلاعات فراہم کرنے کے لیے مخصوص تھا۔ اس دوران مندوبین نے متعدد، اہم سوالات پوچھے۔ ان میں سے ایک کا تعلق ڈبلیوسی سی میں شامل چرچوں کے احساسِ اجنبیت سے تھا۔ جس سے پتہ چلا کا مسئلہ صرف رابطے ہی کا نہیں۔ بلکہ قابلِ اعتماد ذرائع آمدنی میں حصّہ داری کا بھی ہے۔

اجلاس کے مدّنظر دو اہم مقاصد تھے۔ ان میں سے ایک کا تعلق کینبرا کے لیے تیاریوں سے تھا۔ جب کہ دوسرا مقصد کینبرا میں اجتماع کی کارروائی سے تعلق رکھتا تھا۔ پہلے مقصد کے سلسلے میں شرکاء اجلاس نے اجتماع کے ابتدائی انتظامات کا جائزہ لیا اسمبلی کے طریق کار سے آگاہی حاصل کی۔ آسٹریلیا اور اس کے چرچوں کے کوائف اور احوال معلوم کیے۔ دوسرے مقصد کے سلسلے میں انہوں نے عبادت، انجیلی مراقبے، مقالات اور بحث مباحثوں کے ذریعے اجتماع کے موضوع "اے مقدّس روح! آؤ اور تمام مخلوق کی تجدید کرو" کے بارے میں غور وخوص کیا اور اس کے علاوہ علاقائی اہمیت کے موضوعات کی نشاندہی کی۔

چرچ کے اتحاد میں ان کوششوں کو پروان چڑھانا بھی شامل ہے۔ جن کا مقصد انسانیت کا اتحاد، اور عوام اور اقوام کے مابین مخاصمت پر قابو پانا ہے۔ "عمیق تقسیم کے ایسے خطے میں رہتے ہوئے جہاں فوجی قوت کے ذریعے علاقوں پر قبضہ برقرار ہے۔ جہاں عوام کے ذاتی تشخص اور حقِ خودارادیت کے حقوق کا انکار کیا جا رہا ہے۔ اور جہاں غریب اور امیر طبقوں کے درمیان فرق و امتیاز میں اضافہ ہو رہا ہے۔" مصالحت کی منسٹری (2 کرنھتیون ہ: 18-19) چرچ کے مشن کا ایک اہم جزو بن چکی ہے۔ مکالمہ جس کا تعلق محض الفاظ سے نہیں، بلکہ عملی زندگی سے ہونا چاہیے، ہماری کوششوں کا ایک اہم حصّہ ہے، دنیا کے اس حصّے میں ہمارا مکالمے سے صرف الفاظ کی حد تک نہیں، بلکہ عملی طور پر واسطہ ہے"۔

اجلاس میں تیار کی جانے والی یہ رپورٹ کینبرا کے اجتماع میں مشرقِ وسطیٰ کے